سلطانؔ بس خموش کہ پھٹتا ہے اب جگر
پہنچا ارم وہ زہراؑ کا رومال باندھ کر ۱۲۹
کر لے دعائیں صدقہ حرؑ میں جھکا کے سر
مطلوب ہے نہ مجھ کو خداوند مال وزر
بہرِ ثنائے آلؑ سخن کے فنون دے
صدقہ میں اہلبیتؑ کے دل کا سکون دے

☆ ☆ ☆

www.emarsiya.com

کردگارِ عزم (حسینؑ)

اے قلبِ شوق ثنا بہرِ مدحِ شاہ مچل
اے لفظِ گوہرِ مدحت دلِ صدف سے نکل ۱
اے فکرِ مدحِ حسینی رواں ہو سر کے بل
کلامِ ربِ علیٰ میرے قلبِ مدح میں ڈھل
سخن کو پلہ حبِّ حسینؑ میں تولوں
میں لفظ نہجِ بلاغت کے علم سے رولوں
میں پاؤں حق سے ثمر شاہِ دیں کی مدحت کا
ادا ہو اجر مرے کلک سے رسالت کا ۲
ہر ایک بیت پہ پاؤں میں قصر جنت کا
چراغ دل میں جلے آلؑ کی مودت کا
ہر ایک نقطہ تخئیل چشمِ حور بنے
ولا کے نور سے قلبِ کلام طور بنے

کھلیں جو غنچۂ الفاظ بجلیاں چمکیں
تمام معنیِ الفاظ مثلِ گل مہکیں ۳
میانِ باغِ سخن فن کی بلبلیں چہکیں
ہنر کے وزن سے مصرعوں کی ڈالیاں لچکیں

زبانِ خُلق پہ میری نکھار آجائے
پھلوں سے باغِ عمل میں بہار آجائے
ہوا جو فیضِ خدا ، فکرِ لازوال آئی
مری ثنا میں فصاحت بھی بے مثال آئی ۴
جو آئی بندشِ الفاظ با کمال آئی
ہر ایک لفظ سے مشکِ ولائے آل آئی

گھٹا تخیلِ مدحت پہ حق کی چھانے لگی
مرے ریاضِ سخن میں بہار آنے لگی
ولا کا قلب میں روشن ہے اک چراغِ سخن
ولا کی مے سے ہے مخمور اب ایاغِ سخن ۵
ہے ہم رکابِ امیں عرش پر دماغِ سخن
گلِ خلوص سے مہکا ہے مرا باغِ سخن

جبینِ نظم ،فراست سے جگمگاتی ہے
مرے سخن سے شمیمِ نعیم آتی ہے

www.emarsiya.com

مچل رہا ہے مرے قلب میں خیالِ سخن
ہے آسمانِ ہنر پر مرا کمالِ سخن ۶
ہے ناز، مدح کا میرا یہ بے مثالِ سخن
بنا ہے نازشِ جنت مرا جمالِ سخن

لگائی جذبِ ولا نے علیؑ ولی کی صدا
تو آسمان پہ گونجی علیؑ علیؑ کی صدا
قلم کا مرغِ ثنا جھوم جھوم کر چہکا
مرا مقدرِ فن مثلِ مہر و مہ چمکا ۷
مثالِ خلد مرا گلشنِ سخن مہکا
ایاغِ جذبِ ولا فکرِ مدح سے چھلکا

فلک سے آن کے خلدِ بریں نے چوما ہے
عروجِ فن مری نظمِ ثنا پہ جھوما ہے
بنا ہوا ہے درِ خلد میرا بابِ سخن
ولا کے آب سے بھرپور ہے سحابِ سخن ۸
شبابِ ذوقِ ثنا پر ہے آفتابِ سخن
ضیا فگن ہے مری مدح کی کتابِ سخن

ہر ایک لفظ مرا چودھویں کا چاند ہوا
ضیائے مدح سے خورشیدِ فن بھی ماند ہوا

سحاب فیض سے برسے یہ گوہرِ الفاظ
ملے ہیں نہجِ بلاغت سے جوہرِ الفاظ ۹
کلامِ حق سے لئے میں نے زیورِ الفاظ
ہیں عزمِ ذوقِ ثنا، میرے تیورِ الفاظ
جلالِ سدرہ بیاں پر نثار ہوتا ہے
بہ فیضِ رب یہ سخن شاہکار ہوتا ہے
ہے دستِ ذوقِ ثنا میں مرے زمامِ سخن
ولا کی مشک سے لبریز ہے مشامِ سخن ۱۰
مرا نوشتہ جنت ہے یہ پیامِ سخن
ثنائے یوسفِ زہراؑ مری امامِ سخن
کھلا ہے معنیِ مدحت میں در بلاغت کا
ہر ایک بیت پہ پایا ہے قصر جنت کا
یہ مرثیہ کہ حسینی ثنا کا قرآں ہے
عقیدتوں کا نشاں اور ولا کی پہچاں ہے ۱۱
یہ کردگارِ شہادت کا میرے عنواں ہے
یہی نوشتہ عقبیٰ ، نجاتِ سلطاں ہے
سعادت ایسی جو مشکِ ولا سے ملتی ہے
کلی یہ بخت سے باغِ سخن میں کھلتی ہے

www.emarsiya.com

مرے سخن کو شرف مدحتِ حسینؑ سے ہے
دلِ کلام میں جاں الفتِ حسینؑ سے ہے ۱۲
مرا یہ حسنِ ثنا چاہتِ حسینؑ سے ہے
مرا یہ اوجِ بیاں رفعتِ حسینؑ سے ہے
خلوصِ پاک جو مداح کی سرشت میں ہے
تو اس کے واسطے قصرِ علیٰ بہشت میں ہے
کمالِ عزمِ محمدؐ میں با کمال حسینؑ
مثالِ صبرِ جہاں میں ہے بے مثال حسینؑ ۱۳
اذانِ صبر و شجاعت کا ہے بلال حسینؑ
ہے نورِ وصفِ خداوند کا جمال حسینؑ
بدن میں احمدِ مرسلؐ کے جانِ حیدرؑ ہے
بشر کی شکل میں نورِ خدا کا پیکر ہے
یہ نفسِ احمدِ مرسلؐ علیؑ کا جایا ہے
چھپا ہوا تھا محمدؐ میں جو وہ سایا ہے ۱۴
انھیں کا عزم جو چرخِ کہن کا پایا ہے
اسی نے دین کو آبِ بقا پلایا ہے
گلِ مراد سے دامن یہ سب کا بھرتا ہے
ہر ایک بگڑا مقدر یہاں سنورتا ہے

حسینؑ تو نے رکھا نامِ مصطفیٰؐ کا بھرم
تو نفسِ رحمتِ عالم تو کردگار شمیم ۱۵
اٹھایا تو نے وجودِ الوہیت کا علم
ترا حشم ہے کہ خلاقِ دو جہاں کا حشم
کتابِ پاک کا ہر لفظ ہے عمل اس کا
جہان اس کا رسولؐ اس کا لم یزل اس کا
حسینؑ نفسِ خدا نطقِ حق کی نکہت ہے
یہی تو رحمت اللعالمیں کی حشمت ہے ۱۶
یہی ہے عزمِ علیؑ حیدری شجاعت ہے
یہی تو سیدہِ عالمیں کی عصمت ہے
زبان ایک، عمل ایک، ایک قالب ہے
ہر ایک انمیں خدائے ازل کا طالب ہے
یہی بہار ہے انسانیت کے گلشن کی
کلیدِ راز ہے ربِ علیٰ کے مخزن کی ۱۷
یہی مراد ہے عزم و وفا کے دامن کی
یہ چاندنی ہے جہاں میں ضمیرِ روشن کی
اسی نے سوزیِ قلبِ بشر جگائی ہے
دلِ بشر میں محبت کی لو جلائی ہے

www.emarsiya.com

حیائے فاطمہ زہراءؑ، علی کی جرأت ہے
یہ باغِ مقصدِ توحید کی نضارت ہے ۱۸
حیاتِ نامِ خداوند کی ضمانت ہے
یہ نام نام نہیں دین کی علامت ہے
فضائے حر میں یہ افکار کی اڑانیں ہیں
حسینؑ دم سے ترے آج یہ اذانیں ہیں
تری جبین سے وسعت فلک نے پائی ہے
جناں بھی سجدہ کو قدموں میں تیرے آئی ہے ۱۹
ہر ایک تیرا عمل مرضیِ خدائی ہے
حسینؑ دل میں ترے طبعِ کبریائی ہے
خدا نے تم کو شرف احمدؐ و علیؑ کے دئے
حسینؑ نام تو وصف اپنی داوری کے دئے
جہاں میں عزمِ الٰہی کا آفتاب حسینؑ
ہے مہرِ علمِ محمدؐ کا ماہتاب حسینؑ ۲۰
ریاضِ مقصدِ توحید کا گلاب حسینؑ
خدائے عشق ہے معبودِ انقلاب حسینؑ
جہانِ عزم کا پروردگار کہتے ہیں
شہادتوں کا اسے آبشار کہتے ہیں

حسینؑ جامعِ اوصافِ ایزدِ باری
حسینؑ میں ہیں نبیؐ کی فضیلتیں ساری ۲۱
یہ ایک ورثہ احمدؐ میں جنس ہے بھاری
ثبوت ان کی محبت بشر کی بیداری
صلوٰتِ عزم و وفا کا کسے سلام آیا
رہِ جہاد میں شبیرؑ تیرا نام آیا
گلِ رسولؐ یہ اوصافِ رب کا گلدستہ
حسینؑ گلشنِ ختم الرسل سے وابستہ ۲۲
حسینؑ راہِ خدا ، انقلاب کا رستہ
یہ عزم و حق و وفا ، صبر و امن کا بستہ
انھیں کے نور سے یہ روشنی سحر پائے
انھیں کے صدقہ میں فطرس نے بال و پر پائے
حسینؑ گلشنِ انسانیت کا موسمِ گل
ہے صبر دونوں جہاں جزو تو حسینؑ ہے کل ۲۳
میانِ بندہ و معبود ہے یہ عزم کا پل
چراغِ بیعتِ قوت کیا ہے اس نے گل
لہو سے اپنے جہاں کو ریاضِ امن کیا
یزید کو دلِ بغض و حسد میں دفن کیا

www.emarsiya.com

ملے حسینؑ سے انسانیت کو فکر و نظر
ہے اسکے سامنے خورشید بھی چراغِ سحر ۲۴
کیا ہے عالمِ مغرور اس نے زیر و زبر
یہ بہرِ بیعتِ باطل ہے ایک ضربِ شرر
یہ ظلم کیا، دلِ بیعت بھی تھرتھراتا ہے
ہر اک یزیدِ زماں تجھ سے منہ چھپاتا ہے
ہے صبر و عزمِ دو عالم کا کردگار حسینؑ
ہے خلقِ خالقِ اکبر کا شاہکار حسینؑ ۲۵
نصیبِ تاج پہ تا حشر اختیار حسینؑ
ہے لاشِ ظلم پہ یہ صبر کا فشار حسینؑ
جہاں کو عزم کا رزقِ جمیل بانٹتا ہے
یہ ضربِ صبر سے بیعت کا ہاتھ کاٹتا ہے
اسی نے باغِ محمدؐ کو غنچگی دی ہے
اسی نے چہرۂ انساں کو روشنی دی ہے ۲۶
اسی نے غنچۂ وحدت کو شبنمی دی ہے
اسی نے نامِ الٰہی کو زندگی دی ہے
دکھایا کورنگاہوں کو حسنِ روئے خدا
اسی نے موڑا ہے فکرِ رسا کو سوئے خدا

رہ عمل میں یہ انسانیت کی اک معراج
لیا ہے بیعتِ ظلم و ستم سے اس نے خراج ۲۷
یہ ہے رسولؐ شیم اور کردگار مزاج
حسینؑ حشر تلک ہے یزیدیت کا علاج
جبینِ ظلم بھی اس کے حضور جھکتی ہے
اسی کے نام سے بیعت کی سانس رکتی ہے
سکھائے جینے کے انسان کو ہنر اس نے
کیا ہے پودہ کو اسلام کے شجر اس نے ۲۸
صدف کے عزم سے پیدا کئے گہر اس نے
دئے ہیں فطرس بے پر کو بال و پر اس نے
جو حشر تک نہ ہوں خالی وہ جھولیاں بھر دے
نہ ہوں نصیب میں بیٹے تو یہ عطا کر دے
حسینؑ مصدرِ قرآنِ عزمِ کرب و بلا
حسینؑ نغمۂ جبریلِ بزمِ صدق وصفا ۲۹
حسین بہرِ بشر ہے ضیائے شمعِ ھدا
حسینؑ جوھرِ آئینۂ جبینِ خدا
انھیں تو یوسفِ کردار نے سلام کیا
انھوں نے نیزہ سے بعدِ فنا کلام کیا

www.emarsiya.com

فنا کی موج پہ یہ زندگی ابھارتا ہے
بقا کے حسن سے روئے بشر سنوارتا ہے ۳۰
یہ اپنے خون سے مظلومیت نکھارتا ہے
یہ ضربِ صبر سے بیعت کا سر اتارتا ہے
یہ نام پشت پہ بیعت کے تازیانہ ہے
یزید ختم ہوا اب ترا زمانہ ہے
رہے گا مقصدِ انسانیت شہادت اب
نہ کلبلائے گی ذہنِ ستم میں بیعت اب ۳۱
مچیگی قلب میں باطل کے اک قیامت اب
رہے گا ظلم، تہ تیغِ عزمِ نفرت اب
نبیؐ نہ کر سکے وہ کام کر دیا تو نے
یزید نام کو بے نام کر دیا تو نے
ضمیر، اشرفِ خلقت میں جلوہ گر دیکھا
چمکتا ماتھے پہ توحید کے گہر دیکھا ۳۲
قلوبِ بینا میں ایثار کا شرر دیکھا
لرزتا صبر سے جس کے امیں کا پر دیکھا
ہر احتیاج سے دنیا کی بے نیاز ملا
خیالِ خالقِ یزداں کو حق کا ساز ملا

حسینؑ کشتیِ انسانیت کا لنگر ہے
زلالِ رحمتِ معبود کا شناور ہے ۳۳
ہے موجِ عزم رواں جسمیں یہ وہ کوثر ہے
ہے لا الٰہ صدف جس کا یہ وہ گوہر ہے
کیا ہے سجدہ تجھے عزم کے جہانوں نے
حسینؑ نام پکارا ترا اذانوں نے
حسین تاجِ محبت کا ایک درِّ ثمیں
حسینؑ صبر و شجاعت کا ایک عرشِ بریں ۳۴
وجودِ خالقِ یزداں کی یہ چمکتی جبیں
نبی ، جہاد کا ، ایثار کا امامِ مبیں
خدائے عزم ہے قرآنِ حق کا قاری ہے
جہاں میں موجۂ ایثار اس سے جاری ہے
حسینؑ آدمِ انصاف و عدل کا قاضی
یہ خضرِ عزم ہے یہ رشکِ صبرِ ایوبی ۳۵
رضائے ربِ علیٰ پر حسینؑ ہے راضی
یہ قل کفا ہے، یہ طاعت کا آیتِ کافی
ملک بھی فخر سے جھولا جھلانے آئے ہیں
جواب خضر نے انکے ہی در سے پائے ہیں

www.emarsiya.com

حسینؑ یوسفِ کردار ، فطرسِ عرفاں
شعورِ موسیِ عمرانؑ ، فکر کا طوفاں ۳۶
جہاد و عزم و وفا ہے حسینؑ پر قرباں
جہاں میں ان کی محبت نشانیِ ایماں
خدا بھی ان کے فضائل بیان کرتا ہے
کلامِ ربِ علیٰ دم انھیں کا بھرتا ہے
حسینؑ قلزمِ ایثار کا رواں پانی
کتابِ صبر ہے،منشورِ عزم کا بانی ۳۷
حسینؑ ظلم سے ٹکر کا جذبِ طوفانی
حسینؑ فکرِ یزیدی پہ قہرِ یزدانی
جہان میں حق و باطل کا امتحان ہے یہ
ملوکیت کے لئے تیرِ بے امان ہے یہ
بنا ثباتِ ابد اس کا ہر نشانِ قدم
ہے رہنمائے شجاعت جہاں میں اسکا علم ۳۸
ہے نقشِ دائمی انسانیت پہ اس کا کرم
رکھا ہے اشرفِ مخلوقیت کا اس نے بھرم
جہاں میں حشر تلک حق نمائی تیری ہے
خدا نے خود کہا ساری خدائی تیری ہے

ہے قصدِ خالقِ اکبر کا کارساز حسینؑ
اذاں شعور کی صدق و صفا کا ساز حسینؑ ۳۹
ہے حق طراز، حق آواز، حق نواز حسینؑ
شجاعتوں کا نجف، عشق کا حجاز حسینؑ

خذف سے اس نے درِ بے بہا بنائے ہیں
ہزار کعبۂ عشقِ خدا سجائے ہیں
یہ رحلِ شوکتِ قرآں پہ شرحِ وحدت ہے
یہی تو گلشنِ اسلام کی نضارت ہے ۴۰
قیامِ لیل ہے یہ مقصدِ عبادت ہے
بحکمِ خالقِ یزداں شفیعِ امت ہے
حیاتِ نوعِ بشر کو دوام بخشتا ہے
یہی تو جنتِ فردوس کا نوشتہ ہے
یہ شمعِ طور ہے والشّمس کی چمک اس میں
خدا کا نور یہ والفجر کی دمک اس میں ۴۱
درِ نجف ہے شجاعت کی ہے کھنک اس میں
زبانِ خالقِ یزداں کا ہے نمک اس میں
اسی کا فیض جو توقیرِ نوعِ انساں ہے
اسی کے دم سے یہ قرآن آج قرآں ہے

www.emarsiya.com

ہے ان کا دفترِ دل لوحِ عرش کا مخزن
انھیں کے عزم سے والفجر بھی ہوا اوشن ۴۲
انھیں کے صبر سے مہکا ہے والضحیٰ کا چمن
انھیں کا نور ہے والشّمس میں ضیا افگن
وجودِ ربِ علیٰ ان سے نور فام ہوا
حسین عزم جو پایا حسینؑ نام ہوا
حسینؑ مقصدِ معبود کا حوالا ہے
نجاتِ نوعِ بشر کے لئے قبالا ہے ۴۳
اسی سے حسنِ رخِ عزم بھی دوبالا ہے
حسینؑ حشر تلک صبر کا اجالا ہے
کہا کتاب نے بڑھ کر یہ ابنِ طاہا ہے
درخشاں چاند ہے والشّمس ہے ضحیٰ ہے
ہے ان کی فکر کہ لوح و قلم کا نقش و نگار
یہی ہیں گلشنِ توحیدِ حق کی روحِ بہار ۴۴
کلامِ رب بھی ہے ان کی رہِ نظر پہ نثار
یہی بنے ہیں دلِ مقصدِ نبیؐ کا قرار
جو کھولے لب تو یہ قرآن کی زبان ہوئے
ہر ایک گام پہ سنت کے ترجمان ہوئے

یہی ہے ساحلِ ایقان شک کے طوفاں میں
یہی ہے معنیِ والفجر حق کے قرآں میں ۴۵
محبت ان کی ہے لازم دلِ مسلماں میں
ارادت انکی ہے انساں کے حسّ وجداں میں
انھیں کے عزم سے یہ انقلاب آئے ہیں
ولا انہی کی ہے جس نے ولی بنائے ہیں
حسینؑ کعبہ ایثار کی جدارِ حطیم
حسینؑ دلبرِ زمزم ، مقامِ ابراہیم ۴۶
یہ ہے وفا کا پیمبر یہ ہے یقیں کا زعیم
حسینؑ عقل کا مضراب، بیتِ ربِ کریم
صفا کا فخر ہے مروہ بھی اس کو جانے ہے
عظیم ، خانہ کعبہ بھی اس کو مانے ہے
خدا کا نور ، یہ توحید کا تجمل ہے
ریاضِ عشقِ خداوند کا یہ بلبل ہے ۴۷
حسین گلشنِ عزم و ثبات کا گل ہے
یہ صبرِ دونوں جہاں جزو اور یہ کل ہے
بجز حسینؑ نہ پایا کوئی زمانہ میں
حسینؑ ایک ہے خالق کے کارخانہ میں

www.emarsiya.com

اسی نے بڑھ کے اٹھایا الوہیت کا علم
اسی نے اوجِ وفا کی ہے داستان رقم ۴۸
اسی کے ہاتھ میں زیبا ہے عزم کا پرچم
اسی نے کاٹا ہے بیعت کا دستِ ظلم وستم
اسی نے سوزیِ قلب وجگر جگائی ہے
اسی نے آتشِ مغروریت بجھائی ہے
دکھایا کور نگاہوں کو اس نے روئے خدا
اسیرِ ظلم ضمیروں کو اس نے دی ہے جلا ۴۹
اسی کے خون سے چمکا ہے رنگِ صدق وصفا
طبیبِ موت یہی ہے دکھے دلوں کی دوا
رسولِ پاکؐ کے کردار کی روانی ہے
حسینؑ چہرۂ معبود کی نشانی ہے
رضائے خالقِ یزداں ہے جو رضا اس کی
ضیائے وصفِ الٰہی ہے جو ضیا اس کی ۵۰
خریدی باپ نے پر مرضیِ خدا اس کی
قلوبِ حق میں جو گونجی ہے وہ صدا اس کی
اسی کی مشک سے تقدیرِ صبر مہکی ہے
اسی سے بلبلِ ایثار و عزم چہکی ہے

یہی ہے نورِ ہدایت یہ عزم کی مشعل
مچائی اس نے ہر اک قیدِ ذہن میں ہلچل ۵۱
یہی ہے ابرِ فراست، یہ موجِ علم و عمل
یہی ہے خوئے مشیت ، طبیعتِ مرسل
بنائے تو نے ہی ایثار کے اصول حسینؑ
خدائے عزم ہے تو صبر کا رسولؐ حسینؑ
جہادِ عزم کی تصویرِ دلنشیں ہے حسینؑ
چمکتی عزم سے انسان کی جبیں ہے حسینؑ ۵۲
زبانِ نطقِ الٰہی میں آفریں ہے حسینؑ
دلِ شعور میں تا حشر جانگزیں ہے حسینؑ
چٹک کے عزم کے غنچے درود پڑھتے ہیں
اسی کے نام سے جذبِ وفا کے بڑھتے ہیں
بلا کے دشت کو طورِ وفا بناتا ہے
ضمیرِ مردہ کو کس عزم سے جلاتا ہے ۵۳
بجھا کے شمع ، دلوں میں دئے جلاتا ہے
یہ پار کشتیِ اسلام کو لگاتا ہے
اسے نجات کی کشتی کا بادباں کہئے
سسکتے دینِ محمدؐ کا حرزِ جاں کہئے

www.emarsiya.com

حسینؑ سے دلِ بینا ہی کو محبت ہے
مودت اس کی ہی شرطِ حصولِ جنت ہے ۵۴
حسینؑ سورہِ عزم و ثبات و جرأت ہے
دلِ نبیؐ پہ جو اتری وہ حق کی آیت ہے
جو اس نے چہرہ سے اپنے نقاب اٹھایا ہے
جہاں کو چہرہِ ربِ علیٰ دکھایا ہے
یہی ہے شمعِ رہِ عشقِ خالقِ یزداں
یہی حصارِ نبوت ، محافظِ قرآں ۵۵
ہیں عرشِ عزم کے شبیرؑ نیرِ تاباں
یہ آبروئے رسالت ، یہ کعبہِ ایماں
انھیں سے عالمِ ایثار میں اجالا ہے
انھوں نے گرتے ہوئے دین کو سنبھالا ہے
یہی ہے فخرِ خلیلِ خدا ، یہ ذبحِ عظیم
یہی ہے قاتلِ باطل یہی ہے حق کا ندیم ۵۶
یہی ہے غنچہ ایثار ، وصفِ رب کی شمیم
سخی ہے ابنِ سخی اور کریم ابنِ کریم
اسی نے قلب میں موجِ وفا ابھاری ہے
اسی نے قسمتِ اسلام بھی سنواری ہے

دلِ ثبات پہ ہیں ثبت تیرے نقشِ قدم
ثبات وہ کہ ہے محورِ طواف جس کا حرم ۵۷
ثباتِ عزم نے تیرے رکھا ہے دیں کا بھرم
اسی ثبات کا انسان پر ہے فیض و کرم
بشر کے قلب میں تو عزم کا اجالا ہے
حسینؑ دستِ شجاعت نے تجھ کو پالا ہے
نبی یہ صبر و تحمل کا اور رسولِ جہاد
فساد کا ہے یہ ہادم، یہ امن کی بنیاد ۵۸
یہ نوحِ عزم ہے ایوبِ صبر فخرِ عباد
کریمِ دین ہے اسلام کا یہ بابِ مراد
کیا ہے نامِ محمدؐ کو سرخرو اس نے
بچائی ڈوبتے انساں کی آبرو اس نے
کسی کا مثل ترے نورِ عین بن نہ سکا
جہاں میں کوئی دلِ حق کا چین بن نہ سکا ۵۹
بجز حسینؑ کوئی دیں کا چین بن نہ سکا
'خدا تو بن گئے لاکھوں حسینؑ بن نہ سکا'
حسینؑ کرب و بلا تک رسولِ خاتمؐ سے
رسولؐ حشر تلک ہیں حسینؑ اکرم سے

www.emarsiya.com

نشانِ عزمِ فلک ہے زمین پر شبیرؑ
یہ مہرِ حق ہے زبورِ یقین پر شبیرؑ ۶۰
درِ ثمیں ہے وفا کی جبین پر شبیرؑ
پتہ نجات کا ہے راہِ دین پر شبیرؑ
فلک پہ عزم و وفا کے اسی کا سایا ہے
چراغ، دین کا شبیرؑ نے جلایا ہے
عمودِ عظمتِ خالق، منارہِ حشمت
نشانِ شانِ رسولاں یہ رایتِ شوکت ۶۱
جہادِ نفس کا سدرہ یہ عزم کی رفعت
زبورِ عشق و محبت، صحیفہِ الفت
جوانی دیں کی شریعت کا یہ شباب بنے
حسینؑ حریتِ ذہن کا نصاب بنے
حسینؑ نورِ خدا، وارثِ علومِ نبیؐ
عیاں ہیں اسکے جلو میں خدا کے وصفِ جلی ۶۲
یہ اپنے دور کا حیدرؑ یہ دو جہاں کا ولی
ہر ایک خوئے محمدؐ ہے اسکے دل میں ڈھلی
فدا کیا جو بھرا گھر، تو دیں کا کام ہوا
کیا جہاد انھوں نے نبیؐ کا نام ہوا

یہی ہے ابرِ فراست ، یہ موجِ علم و عمل
یہی ہے عزم کا نیساں، سخاوتوں کا عسل ۶۳
وفا کی جھیل میں کھلتا محبتوں کا کنول
یہ جرأتوں کی گھٹا انقلاب کل بادل
حسینؑ جذبہِ ایثار کا مبصر ہے
یہ وصفِ خالقِ علام کا مصور ہے
یہ ہے جراحتِ سرطان بہرِ روحِ بشر
یہی ہے بیعتِ سطوت پہ ضربتِ نشتر ۶۴
یہ گلستانِ خودی میں ہے ولولوں کی سحر
یہی شجاعتِ انسانیت کی نورِ بصر
یہی تو حافظِ قرآن اب قیامت تک
یہ قلبِ بینا کو پہنچائیں گے حقیقت تک
حسینؑ گلشنِ دنیا سجانے والا ہے
ملوکیت کی خزاں کو مٹانے والا ہے ۶۵
نظر سے بیعتِ باطل جلانے والا ہے
یہ نیم مردہ دلوں کو جلانے والا ہے
اسی کا رنگ فضاؤں میں لہلہاتا ہے
دلوں میں کوکبِ ایثار جھلملایا ہے

www.emarsiya.com

صحابی ایسے وفا میں نہ تو نبیؐ کو ملے
جو جاں نثار تھے اس کے نہ وہ علیؑ کو ملے ۶۶
مراتب ایسے نہ حق سے کسی ولی کو ملے
بجز حسینؑ نہ ماں باپ اور کسی کو ملے
شفیعِ امتِ مرحوم اس کے نانا ہیں
جو ماں ہیں معدنِ عصمت شجیع بابا ہیں
حسینؑ حرؑ کا مقدر سنوارنے والا
یہ دیں کی ڈوبتی کشتی ابھارنے والا ۶۷
حسینؑ حسنِ شریعت نکھارنے والا
نقابِ چہرہِ باطل اتارنے والا
لہو میں عزم کا پارا بہا دیا تو نے
زمینِ دشت کو کعبہ بنا دیا تو نے
خیال وفکر کا اک انقلاب کرب و بلا
ثبات کی ہے مکمل کتاب کرب و بلا ۶۸
ہے عشقِ ربِ علیٰ کا شباب کرب و بلا
جوابِ ظلم کا عزمی نصاب کرب و بلا
یہ قلبِ بیعتِ باطل پہ اک تزلزل ہے
یہ جنگ کا حق و باطل کے اک تسلسل ہے

ہے صبر و عزم کا کوہِ ثبات کرب و بلا
زمیں پہ چشمۂ آبِ حیات کرب و بلا ۶۹
شہادتوں کی ہے اک کائنات کرب و بلا
ہے ظلم و جور و ستم کی ممات کرب و بلا
شعورِ نوعِ بشر کو نیا مزاج دیا
اسی نے خوفِ امارات کا علاج دیا
نسیمِ عزم اسی باغِ کربلا سے چلی
جہاں میں موجۂ ایثار نینوا سے چلی ۷۰
ہر انقلاب کی تحریک اس عزا سے چلی
رہِ نجات یہ عباسؑ کی وفا سے چلی
فضائے عشق میں یاں عزم کی بہاریں ہیں
مہک وفا کی ہے اور صبر کی ہوائیں ہیں
ہے انقلاب کا مرکز زمینِ کرب و بلا
ہوا ہے طرۂ انساں یقینِ کرب و بلا ۷۱
ضیا فگن ہے وفا سے جبینِ کرب و بلا
بنی ہے زینبؑ کبریٰ امینِ کرب و بلا
کتابِ عزم یہ تفسیر جس کی زینبؑ ہے
یہ لوحِ عزم ہے تقدیر جس کی زینبؑ ہے

www.emarsiya.com

دلِ بقا میں رواں ہے ترا لہو اب تک
رخِ حیات ہے اس خوں سے سرخرو اب تک ۷۲
ترا لہو ہے شجاعت سے باوضو اب تک
ہے انقلاب میں خوں سے ترے نمو اب تک
مہکتے جذبۂ ایثار کے گلاب دئے
اسی کے خون نے دنیا کو انقلاب دئے
بتایا تو نے ہی انساں کو زندگی کا وقار
ترے ہی سجدہ سے آئی ہے بندگی میں بہار ۷۳
ترے لہو سے عمل پر ہے غنچگی کا نکھار
دلِ بشر پہ کی اس خوں نے بیخودی کی پھوار
حسینؑ تو نے ہی دنیا میں حق نمائی کی
ہر ایک مشکلِ انسان کی کشائی کی
لہو یہ عزم و وفا کی اذاں قیامت تک
بشر کے واسطے جرأت فشاں قیامت تک ۷۴
جہادِ نفس کی یہ داستاں قیامت تک
رہیگا خون یہ حق کا نشاں قیامت تک
یہی وہ خوں ہے جو مظلوم کا سہارا ہے
یہی تو ظلم سے ٹکر کا اک ادارہ ہے

ہر ایک قطرہ میں اسکے ہے فکر کا طوفاں
یہی ہمیشہ سے نوعِ بشر کا ہے درماں ۷۵
درِ مراد ہے حلالِ مشکلِ انساں
یہی تو ہر دلِ انسانیت کا ہے ارماں
یہی تو مقصدِ توحید کا نگہباں ہے
یہی تو بادۂ جرأت میں آبِ حیواں ہے
یہی ہے گلشنِ انسانیت میں حق کی صبا
اسی نے بخشی ہے ہر ذہنِ حریت کو جلا ۷۶
اسی لہو میں ملا ہے خمیرِ صدق و صفا
اسی نے بادۂ مظلومیت میں عزم بھرا
یہی تو آتشِ مغروریت بجھاتا ہے
دلِ شعور میں شمعِ ولا جلاتا ہے
ہے اس میں حدتِ عزم و ثباتِ سوز و شرر
نہ اسمیں خوف ہے شاہی کا اور نہ ظلم کا ڈر ۷۷
ریاض میں یہ خودی کے ہے ولولہ کی سحر
اسی لہو سے ہے بیعت کا قصر زیر و زبر
اسی سے آمر دوراں بھی خوف کھاتا ہے
یزیدِ عصر اسی خوں سے تھرتھراتا ہے

www.emarsiya.com

حسینؑ خالقِ اکبر کی ہمتِ اعلا
زبانِ سطوتِ شاہی پہ صبر کا تالا ۷۸
پہ ماہِ نامِ محمدؐ پہ عزم کا ہالا
قسیمِ عزم ہے ایثار بانٹنے والا
قضا کی خاک پہ یہ زندگی بکھیرتا ہے
حسینؑ ظلم کے طوفاں کے رخ کو پھیرتا ہے
اسی نے ہر مرضِ روح سے لیا ہے خراج
اسی نے دوش پہ آبِ بقا کے کی معراج ۷۹
اسی لہو میں ہے انساں کی بزدلی کا علاج
اسی نے گلشنِ ظلم و ستم کیا تاراج
اسی میں عزمِ خلیلِ خدا سمایا ہے
اسی نے ظلم و تکبر کا قصر ڈھایا ہے
اسی لہو نے بتائی ہے موت کی لذت
اسی میں طاعتِ ربِ علیٰ کی ہے نکہت ۸۰
عمل کی اس میں بلندی، یقین کی رفعت
جمالِ صبر کی خلعت یہ عزم کی دولت
شعورِ عزم کو انسانیت کی ڈھال کیا
اسی نے صبر سے انساں کو مالا مال کیا

اسی لہو میں ہے ہر حسنِ کردگار کا رنگ
اسی لہو میں ہے کردار کی بہار کا رنگ ۸۱
اسی میں ہے دلِ مظلوم کے قرار کا رنگ
اسی لہو میں ہے حیدرؑ کی ذوالفقار کا رنگ
اسی میں جذبہِ ایثار و صبر رقصاں ہیں
اسی کے قطرہ میں صد انقلاب پنہاں ہیں
اسی لہو میں ہے ایثار کی فراوانی
اسی سے ملتا ہے انساں کو جذبِ قربانی ۸۲
اسی لہو سے ہے عزم و وفا میں تغیانی
اسی لہو سے ہے نارِ ملوکیت پانی
حیاتِ رحمت اللعامیں جواں اس سے
ہوا ہے چہرہِ سفیانیت دھواں اس سے
اسی لہو میں ہے عزمِ جواں کی ہیبت بھی
گلوئے بیعتِ باطل پہ حق کی ضربت بھی ۸۳
اسی لہو میں اسیرِ بلا کی جرأت بھی
اسی لہو نے مٹایا ہے لفظِ بیعت بھی
اسی سے عزم کا سایا دلوں پہ تنتا ہے
ہر ایک جذبہِ دل ذوالفقار بنتا ہے

www.emarsiya.com

جہادِ عزم یہ توحیدِ لم یزل کا حصار
یہی بنا ہے دلِ مقصد نبی کا قرار ۸۴
رخِ بشر پہ یہی غازہِ وفا کا نکھار
ملوکیت پہ ہے تا حشر اس لہو کا فشار
ہوائے عزم و وفا اسکے رنگ و بو سے چلی
ہر انقلاب کی تحریک اس لہو سے چلی
دلِ بشر میں اجالا ہے اک شعورِ وفا
بنایا کرب و بلا اس نے نازِ طورِ وفا ۸۵
سجائی پیکرِ عباسؑ میں زبورِ وفا
جلایا اس نے بہتر دلوں میں نورِ وفا
زبانِ حق میں یہی نفسِ مطمئنہ ہے
حسینؑ صبر و شجاعت کا کارخانہ ہے
اسی لہو نے جلایا چراغ وحدت کا
اسی کی لو سے ہے چمکا چراغ غیرت کا ۸۶
اسی لہو نے بجھایا چراغ بیعت کا
اسی کی لو نے کیا گل چراغ سطوت کا
اسی کی ضو سے چمکتا رخِ شریعت ہے
اسی چراغ کی لو میں خدا کی قدرت ہے

اسی لہو نے جلایا چراغ ایماں کا
اسی لہو نے دیا ہے ایاغ عرفاں کا ۸۷
اسی لہو نے لگایا ہے باغ ایقاں کا
گیا ہے اس سے فلک پر دماغ انساں کا
نہ ہو جو اسکی ضیا جلوہِ خدا نہ ملے
تو دیں کی کشتی کو تا حشر ناخدا نہ ملے
یہ وہ لہو ہے جو کارِ رسولؐ کی عظمت
اسی میں طاعتِ پروردگار کی نکہت ۸۸
یہی ہے مرضیِ ربِ عباد کی قیمت
اسی لہو میں ہے بوڑھے کی نوجواں جرأت
حسنؑ بھی روئے ہیں اسپر علیؑ بھی روئے ہیں
اسی پہ زہراؑ بھی روئیں نبیؐ بھی روئے ہیں
یہ وہ لہو ہے کہ خود چشمِ رب بھی حیراں ہے
یہی تو معرکہِ حق کا ایک عنواں ہے ۸۹
اسی میں طاعتِ غازی، وفا کا طوفاں ہے
یہی تو کشتہِ باطل کا قیدِ زنداں ہے
یہی وہ خون ہے جس میں فرات ڈوب گئی
یزیدِ نحس کی ساری حیات ڈوب گئی

www.emarsiya.com

اسی لہو میں ہے ارمان ایک دولھن کا
اسی لہو میں ہے جذبِ جہاد بچپن کا ۹۰
ہے جوش و ولولہ، اس خون میں لڑکپن کا
اسی لہو میں ہے اک زور صبرِ آہن کا
جوانی جس پہ نہ آئی وہ بچپنا اس میں
نہیں ہے جس کی کوئی مثل وہ وفا اس میں
حبیب ابنِ مظاہرؑ کی اس میں ہے نصرت
اسی میں سہرہِ پرخون کی گھلی نکہت ۹۱
اسی میں سینہِ اکبرؑ کے خون کی رنگت
ہر ایک دور میں یہ خون قاطعِ بیعت
یہی نتیجہ بنا مصطفیٰؐ کی محنت کا
اساسِ خاص یہ اسلام کی عمارت کا
اسی لہو میں ہے دردِ شباب اکبرؑ کا
ہے حسنِ وصفِ وفا اس میں اک دلاور کا ۹۲
بغیر تیغ کے اس میں جہاد اصغرؑ کا
اسی میں بھائی کی جرأت ہے عزم خواہر کا
اسی میں طاعتِ عباسؑ کی جوانی ہے
وفا کے عرش کی اس خون میں کہانی ہے

بتاؤ طفلی میں سجدوں کو طول کس نے دیا
شبابِ دیں کو شبیہِ رسولؐ کس نے دیا ۹۳
جہادِ عزم کو ششماہا پھول کس نے دیا
رہِ دغا کو وفا کا اصول کس نے دیا
جہادِ حق میں کٹایا ہے اپنی گردن کو
لہو سے سینچا ہے انسانیت کے گلشن کو
اسی میں قاسمؑ نوشاہ کی کہانی ہے
اسی میں اصغرؑ تشنہ کی بے زبانی ہے ۹۴
پسر کی خون میں ڈوبی ہوئی جوانی ہے
اسی میں خواہرِ مضطر کی نوحہ خوانی ہے
سسکتے پیاسے اسیروں کی داستاں اس میں
خیامِ شاہ کے شعلے ہیں اور دھواں اس میں
اسی میں اہلِ وفا ناصروں کی ہیں جانیں
فضا میں گونجتی ھل من کی اسمیں آوازیں ۹۵
ہیں ایک رات کی بیاہی کی ڈوبتی آہیں
اسی میں سینہِ اکبرؑ سے خون کی دھاریں
اسی میں باپ کی آنکھوں کے خشک آنسو ہیں
اسی میں خونِ شہیداں کے رنگ اور بو ہیں

www.emarsiya.com

اسی میں گونجتی بچوں کی العطش کی صدا
دکھائی دے گا اسیرِ محن کا اس میں گلا ۹۶
ہے اس میں زینبؑ مضطر کی داستانِ ردا
اسی میں بین اسیروں کے قیدیوں کی بکا
ستم رسیدوں کے چھالوں سے اشک بہتے ہیں
یتیم راہ میں درّوں کا ظلم سہتے ہیں
کتابِ صبر یہ، غربت کی داستاں اس میں
جہاد و عزم و شہادت کی داستاں اس میں ۹۷
اسیری ، قید و مصیبت کی داستاں اس میں
بہن سے بھائی کی فرقت کی داستاں اس میں
جو قید و بند رہی ہیں وہ اس میں آہیں ہیں
جو بے ردائی میں گذریں وہ اسمیں راہیں ہیں
اٹھائے لاشے محبوں کے قلبِ سوزاں سے
تھا اضطراب عزیزوں کے رنجِ ہجراں سے ۹۸
حسینؑ گٹھری میں قاسمؑ کو لائے میداں سے
تھا خوں میں تر جسے پالا تھا دستِ ارماں سے
نہ بارِ عزم یہ اب تک کسی ولی سے اٹھے
نہ ایسے رنج و مصائب کسی نبی سے اٹھے

تھا تین روز کا پیاسا وہ عزم کا پیکر
کہ دیکھا ٹکڑوں میں گیتی پہ بھائی کا دلبر ۹۹
نہر پہ توڑتا دم ابنِ ساقیِ کوثر
تڑپتے خاک پہ دیکھا شبیہِ پیغمبر
اٹھائی لاشِ جواں کس طرح سے اکبرؑ کی
بنائی کیسے لحد شیر خوار اصغرؑ کی
عظیم ایسے کہ عظمت بھی جس پہ حیراں ہے
جہاد ایسا کہ رطب اللسان قرآں ہے ۱۰۰
دل و جگر جو ہوئے قتل قلب ویراں ہے
شہید ایسے شہادت بھی جس پہ گریاں ہے
بجز حسینؑ فضیلت نہ یہ کسی کو ملی
نہ یہ عظیم شہادت کسی نبی کو ملی
زمیں ہے گریہ کناں، چشمِ آسماں خوں بار
اسی لہو پہ ہے محوِ بکا دلِ بیدار ۱۰۱
اسی الم پہ ہیں گردش میں اب بھی لیل ونہار
یہی وہ غم ہے رہا ہے جو انبیاء کا شعار
یہ وہ الم کہ خدا و نبیؐ بھی روئے ہیں
حسنؑ بھی، بنتِ نبیؐ وعلیؑ بھی روئے ہیں

www.emarsiya.com

یزید چین سے بعد حسینؑ سو نہ سکا
لعین عزم کا بارِ ثقیل ڈھو نہ سکا ۱۰۲
سیاہی روئے یزیدی کی بغض دھو نہ سکا
حسینؑ کا نہ ہوا جو کسی کا ہو نہ سکا
حسینؑ سے دلِ بیدار کو محبت ہے
انھیں کا غم ہے جو شرطِ حصولِ جنت ہے
حسینؑ ہے دلِ انسانیت کا سوز وگداز
اسی نے چھیڑا ہے سوئے ہوئے ضمیر کا ساز ۱۰۳
یہی ہے جانِ دعا اور یہی ہے روحِ نماز
اسی نے بخشی ہے فطرس کو قوتِ پرواز
حسینؑ ہر دلِ بیدار کو پیارا ہے
غم و الم میں یہ سلطان کا سہارا ہے

☆ ☆ ☆